



کھا کہتی ہیں دیواریں 3

تمہید:

ٹملنادو کے قلعے (Forts of Tamilnadu)

یہ نام ہم نے سنے ہیں: لال قلعہ، پنجی کا قلعہ، سینٹ جارج کا قلعہ وغیرہ۔ کیا آپ قلعہ (Fort) کے معنی جانتے ہیں؟

ماضی میں راجہ مہاراجا نے رہائش کی خاطر اور اپنی حفاظت کی خاطر بڑی عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔ ان میں بعض عمارتیں تجارت کے لئے اور بعض ضروری ساز و سامان کی ذخیرہ اندوزی کے لئے تعمیر ہوتی تھیں۔ یہی عمارتیں انتظامیہ اقتدار (Administration) کے کام میں آتی تھیں۔ ایسی عمارتیں ”قلعے“، ”کھلائی تھیں۔

چٹانی قلعے، اینڈوں والے قلعے، کالے پھروں والے پھاڑی قلعے ایسے مختلف الاقسام قلعے تعمیر کرائے گئے ہیں۔ قلعوں کی دیواریں بہت بلند اور مضبوط ہوتی تھیں جن میں دشمن بہ آسانی داخل نہیں ہو پاتا تھا۔ مزید تحفظ کی خاطر

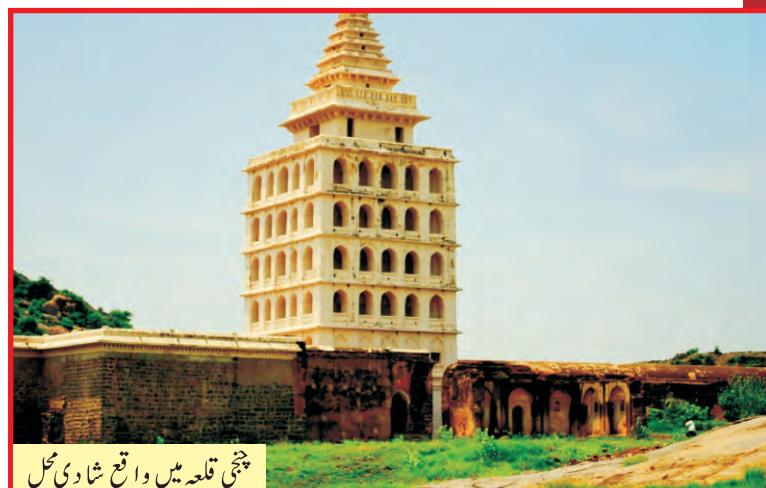
قلعوں کے اطراف خندقیں

(Moats) کھودی جاتی تھیں اور

ان میں مگر مچھ کی افزائش ہوتی تھی جو

ایک اور طریقہ تحفظ تھا۔ ٹملنادو میں

بعض تعبیر انگریز قلعے پائے جاتے

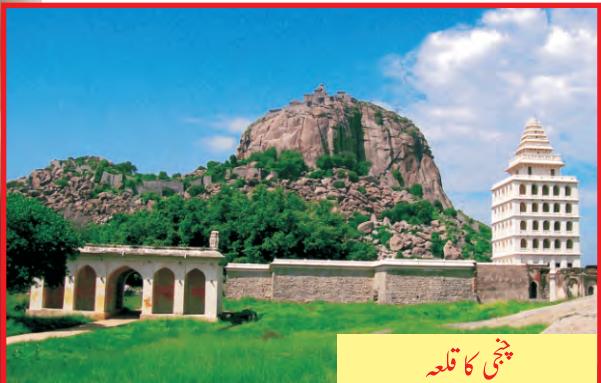


پنجی قلعہ میں واقع شادی محل

ہیں۔ ہم ان میں سے 4 قلعوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

چنجی کا قلعہ : (Gingee Fort)

یہ ٹمبل ناؤں کے قلعوں میں قدیم ترین قلعہ شمار کیا جاتا ہے۔ یہ دنڈی ونم۔ ترولی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس کی ایک قدیم تاریخ ہے۔ یہ ضلع وژی پورم (Vizupuram) میں پہاڑی سلسلوں میں قدرتی ماحول میں تعمیر کردہ ہے۔ کرشنگری، راجگری، چندر اگری نام کی تین پہاڑی چوٹیوں کے ناموں کے ساتھ مثلثی ڈھنگ سے یہ تعمیر ہے۔ ان پہاڑوں کے بہت ہی مضبوط سیاہ چٹانی پتھروں سے یہ تعمیر کیا گیا ہے۔



چنجی کا قلعہ 240 میٹر بلند ہے اور اس کا احاطہ 12 کلومیٹر ہے۔ اس کے اطراف 24 میٹر چوڑی پانی سے بھر پور خندق ہے۔ اس قلعے کے شمال میں ولیور دروازہ، جنوب میں ترچی دروازہ اور مشرق میں پدوچیری دروازہ واقع ہے۔ یہ تینوں دروازوں کے قلعہ کو تثیلی نو عیت عطا کرتے ہیں۔

چنجی قلعہ کے اندر ایک آٹھ منزلہ شادی محل، چنجی امن مندر، اناج کا ذخیرہ گاہ، سپاہیوں کی تربیت گاہ، ہاتھیوں کو نہلانے کا تالاب، گردشی توپ کا چبوترہ، قید خانہ وغیرہ آج بھی زمانے کی تحریک سے نج کرنا ایک وجود رکھتے ہیں۔

چنجی کے حاکمین :

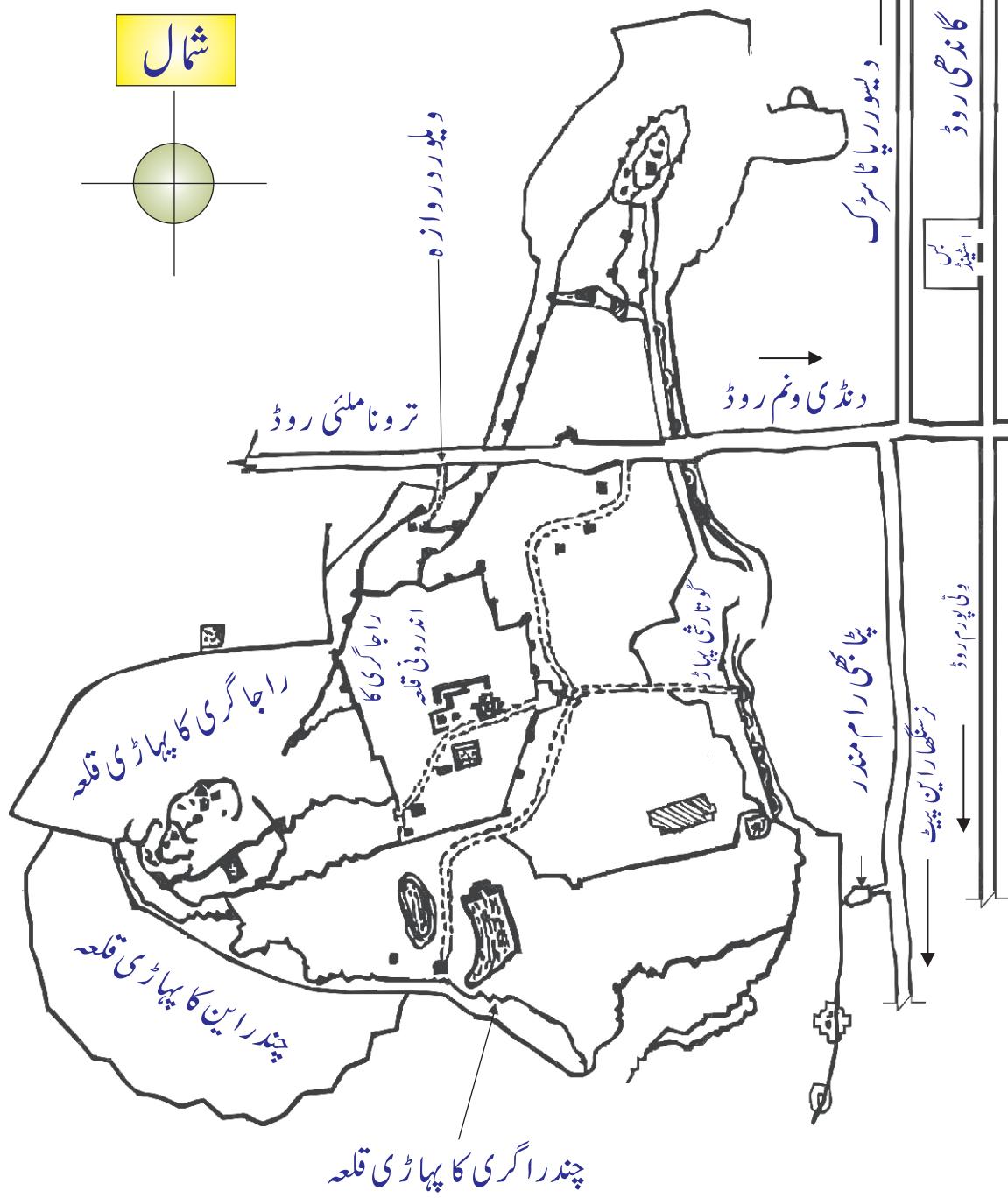
پلو، چولا، پانڈیا، ہوتی سالہ، وجہ نگر ناٹک خاندانوں کے راجاؤں نے اور نیز بجا پور کے سلطانوں نے، مرہٹوں اور مغلوں نے، آرکاٹ کے نوابوں فرانسیسی اور انگریزوں نے الگ الگ ادوار میں چنجی میں اپنے اقتدار کو مستحکم کیا تھا۔ ان کے علاوہ آنداؤں، پلی یکون، راجا دیسنگھ جیسے چھوٹے راجاؤں نے بھی اس پر حکومت کی تھی۔ وقتاً فوتاً اس پر حکومت کرنے والے حاکموں نے اس قلعے کی مضبوطی میں اضافہ کیا تھا۔

چنجی کا قلعہ

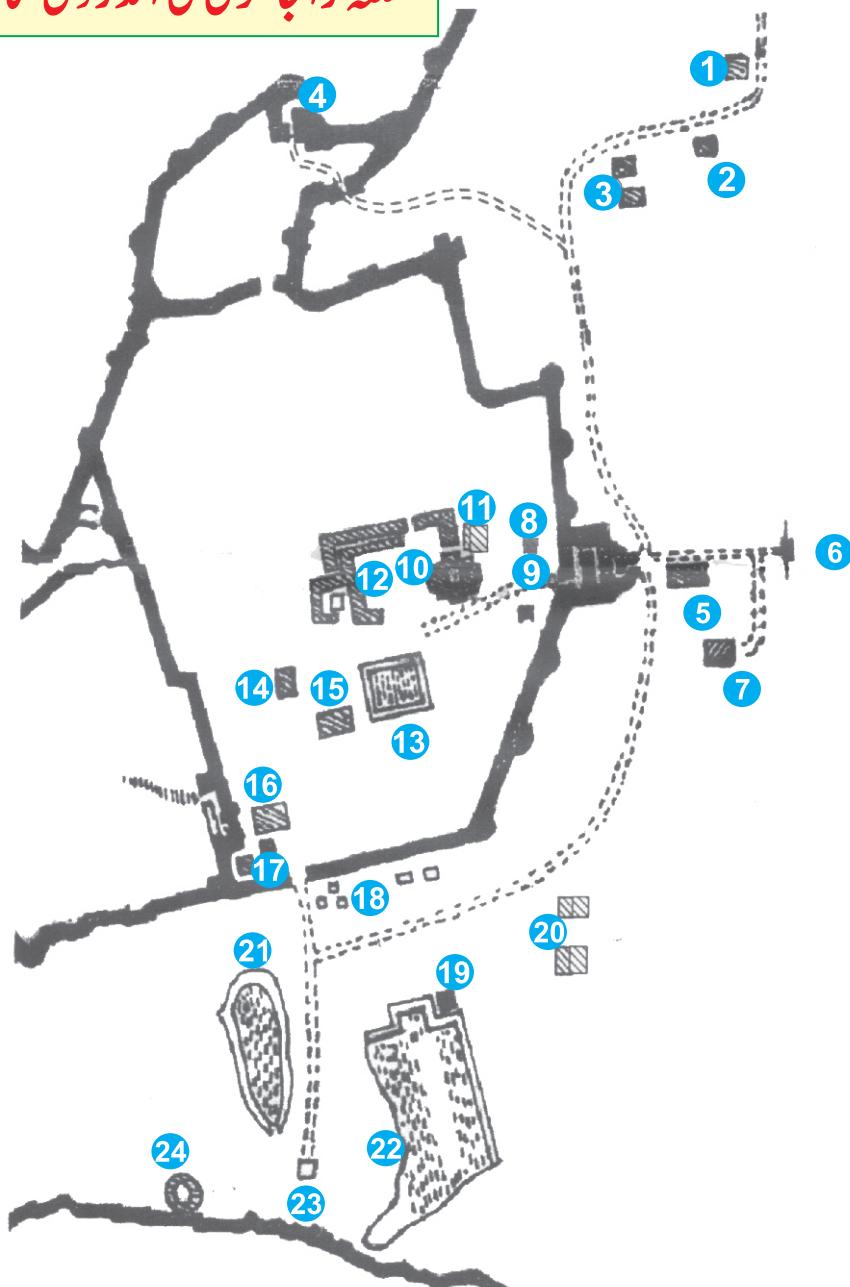
راجاگری، کرشناگری، چندر اگری

اور چندر این کے قلعے

شمال



قلعہ راجا گری کی اندر ونی ساخت



- | | | |
|---|--|--|
| 19- راجا دینگھ کا مقبرہ
20- جمعہ مسجد
21- شتر گھنٹہ
22- چٹی کا گھنٹہ
23- ہنومان مندر
24- قید یوس کی باوی | 10- شادی خانہ
11- مسجد محمد خان
12- ملاز میں گھر
13- باخچی گھنٹہ
14- جنکی اوزار
15- دریش خانہ
16- گودام
17- دینو گپت سوامی مندر
18- سات کنیا کوں کا مندر | 1- ہندوستانی آثار قدیمہ کا دفتر
2- ٹوکا مندر
3- آئن مندر
4- ولیور دروازہ
5- مسجد سعادت اللہ خان
6- پانڈیچری دروازہ
7- ونکار منا کا مندر
8- گنبد
9- پتھر چھیمن آہ کا ڈپ |
|---|--|--|

آئیے معلومات حاصل کرتے ہیں۔

- ★ چھپی، دنڈی و نم اور تزوہ نامی کے درمیان واقع ہے۔
- ★ چھپی قلعہ کے اندر کر شناگری پہاڑی کے قریب قدیم دور کے سمنی مٹی کے نمونے پائے جاتے ہیں۔
- ★ یہ قلعہ مضبوط پھروں سے تعمیر کردہ ہے۔ اسے انگریزوں نے ”مشرقی ٹرائی“ (Troy) کا نام دیا۔
- ★ چھپی قلعہ ”ہمپی“، طریقہ تعمیر کا مثال ہے۔
- ★ چھپی سے قریب ایچنگ کا ڈو (Eachankadu) کے منڈپ میں مہیند رور من پلو اک پھر کی تحریروں میں اس دور حکومت کا ثبوت کندہ ہے۔
- ★ آنگور پھر کے تراشے میں راجہ راجا چولانے جب حکومت کی تھی تو چھپی کا نام ”سنگھاپورم“ کندہ ہے۔

برائے فکر

جنگوں کا مقصد لوگوں کا مفاد ہے یا راجا جاؤں کا مفاد ہے؟

کارروائیاں

چھپی قلعہ سے متعلقہ راجا جاؤں کی فہرست بنائیے۔

چھپی قلعہ سے متعلقہ تاریخی واقعات تحریر کیجئے۔

دے سنگھ راجا کی گیت گا کر لطف اٹھائیے۔

دے سنگھ راجا کی کہانی کو ڈرامہ کی شکل میں ادا کیجئے۔

ہبہ
ہبہ
ہبہ



ویلور کا قلعہ

قلعہ ویلور شہر ویلور کے عین وسط میں واقع ہے۔ یہ سیاہ چٹانی پتھروں کی خنیم دیواروں والا مرتعن قلعہ ہے۔ یہ تقریباً 2600 میٹر احاطہ گھیرتا ہے۔ قلعہ کی دیوار تقریباً 10 میٹر اونچی اور 8 میٹر چوڑی ہے۔ قلعہ کے اطراف ایک عمیق اور کشادہ خندق ہے۔ اس خندق کو پانی پالار اور سوریہ تالاب سے بھرا جاتا رہا ہے۔

ویلور کے قلعہ کو 1582ء میں وجیا نگر کے راجہ کے ایک نائک گورنر چتا بوما نائک نے تعمیر کرایا تھا۔ قلعے کے اندر آبی حوض اور کمرے تعمیر کئے گئے تھے۔ اس قلعے میں فن سنگ تراشی کے نمونوں کے ساتھ ایک مندر جل کندیشور کے نام سے تعمیر ہے۔ مسلمان سلاطین کی تعمیر کردہ ایک مسجد اور انگریزوں کی تعمیر کردہ ایک گرجا بھی اس میں موجود ہے۔

ویلور کا قلعہ برطانوی فوج کے مدراسی دستہ کے قیام کے لئے استعمال کیا گیا۔ مدراس فوج کے کمانڈران چیف نے کم صادر کیا تھا کہ سپاہی روایتی دستار کو ترک کر کے مدور ہیٹ (Round hat) پہنیں، نیز وہ اپنی داڑھیاں منڈوائیں اور پوشک وزیورات ترک کریں۔

تعمیر قلعہ کی داستان:

جب چتا بوما ناٹک گورنر مقرر ہوئے تھے تو جہاں قلعہ ہے وہاں کے ایک تالاب سے ایک "لگنم" نمودار ہوا۔ اس لگنم پر انہوں نے ایک مندر تعمیر کروایا اور مندر کے اطراف ایک قلعہ بھی تعمیر کرایا۔ شمالی ہند کے ایک سنگ تراش و مجسمہ ساز بذری کاشی کو مامور کر کے 9 سال کی مدت میں اس قلعہ کی تعمیر مکمل کرائی۔ یہ قلعہ کئی سالوں تک دست بدست کئی حاکمیں کے قبضے میں رہا۔ پہلے ناٹک خاندان کے راجا، پھر بیجا پور سلطان، مر ہٹے، نوابان آرکاٹ، اور انگریزوں کے قبضے میں یہ قلعہ رہا ہے۔

سپاہی غدر:

جب ولیور کا قلعہ انگریزوں کے قبضے میں تھا تو ولیور قلعے کے اندر موجود سپاہیوں کے احساسات کو برطانوں نے ٹھیس پہونچای۔ 1806-07-10 کو ہندوستانی سپاہیوں نے انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی اور بغاوت پر اُبھر آئے۔ یہی سپاہی غدر کھلایا۔ اس کو "تحریک ولیور" کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ اور یہی لڑائی ہندوستانی جنگ آزادی کی ابتداء بھی قرار دی جاتی ہے۔



کارروائی: سپاہی غدر کے وجوہات اور اس کے نتائج کی فہرست بنائیے

10-07-1806 کو سورج طلوع ہونے سے پیشتر قلعے کے اندر کے ہندوستانی سپاہیوں نے یوروپی اسلحہ خانوں پر دھاوا بول دیا اور سورج طلوع ہونے تک تقریباً 15 افسران اور 100 برطانوی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بعض باغی سپاہیوں نے ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو اپنا لیڈر منتخب کیا۔ آرکاٹ میں مقیم برطانوی گھوڑوں کی فوج کے سپاہ سالار نے یہ خبر سنی اور بھاری فوج لے کر قلعہ پہنچا۔ باغی سپاہیوں کو بڑی بے دردی سے تہبیت کیا اور دو پھر تک ساری بغوات کچل دی گئی۔ یہ پہلی ہندوستانی بغوات تھی جو ویلور قلعہ میں سراٹھائی تھی۔

چلنے معلومات حاصل کرتے ہیں:

- ★ اطالوی فوجی قلعہ کے ڈھنگ پر ویلور کا قلعہ تعمیر کیا گیا ہے۔
- ★ سپاہی غدر کے موقعہ پر ٹیپو سلطان کے خاندان والوں کو قلعہ میں جہاں نظر بند رکھا گیا تھا اسے ”ٹیپو محل“ نام دیا گیا ہے۔ آج وہ ٹملنا ڈو پولیس کا تربیتی مقام ہے۔
- ★ ”تحریک ویلور“ کی یادگار کے طور پر ہندوستانی شعبۂ ڈاک نے ایک اسٹامپ جاری کیا تھا۔
- ★ 2006 کو ”تحریک ویلور“ کے تعلق سے 200 سالہ جشن کا اعلان حکومت ٹملنا ڈو نے جاری کیا تھا۔

اب تک ہم نے پہاڑی پھردوں سے تعمیر قلعوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ چلنے ہم اب اینٹوں سے تعمیر کردہ قلعہ کے بارے میں کچھ باتیں معلوم کرتے ہیں۔



ترنگم باؤڈی قلعہ (Tharangambadi Fort)

یا ٹرانکوبار (Tranquebar)

”ترنگم باؤڈی“، ٹمل لفظ ہے جس کے معنی ”گانے والی موجوں کا مقام“ (Place of Singing Waves) ہے۔ یہ آگے چل کر ٹرانکوبار سے موسم ہونے لگا۔



ریاست ٹمناڈو کے ضلع ناگا پنجم کا ایک پنجابی شہر ترنگم بادی ہے۔ 1620ء سے 1845ء تک ترنگم بادی ایک ڈین مارکی آباد کاری تھا۔ ڈین مارک کے لوگ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اور تجارت کے لئے ٹمناڈو آئے تھے۔

یہ لوگ اس علاقے میں مقیم ہوئے اور اسے مرکز بنایا۔ انہوں نے اپنی کارروائیاں شروع کیں۔ اس لئے انہوں نے 1620ء میں اس قلعہ کی تعمیر کی۔ یہ یوروپی قلعوں کے ڈھنگ پر تعمیر کیا گیا۔ جس طرح برطانوی باشندوں نے برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی تھی اسی طرح انہوں نے ڈینش ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔ مرکز میں گورنر ڈنس بارگ (Dansborg) نے اپنی قیام گاہ تعمیر کی جس کو فورٹ ڈنس بارگ کہا گیا۔ اور اس کے اطراف دیگر افسران کے مکانات تقریباً 150 سال کی مدت میں تعمیر ہوتے رہے۔ ان تمام کو گھیر کر باہر کی جانب گار کے پھرلوں سے دیواریں تعمیر کی گئیں۔ اس کے چاروں کونوں پر پولیس چوکیاں تعمیر ہوئیں۔ اس کے باہر خندق کھودی گئی ہے۔

یہ قلعہ مختلف ادوار میں ڈینش ایسٹ انڈیا کمپنی کی ماتحتی میں پھر ڈنمارک گورنر کی نگرانی میں اور پھر انگریزوں کی ماتحتی میں رہا۔ ترنگم بادی میں چھوٹے چھوٹے کارخانے تھے۔ اس قلعہ میں ڈنمارک گورنر کا باغ، بارود کی ذخیرہ گاہ، دفاتر، قید خانے اور عیسائی عبادت گھر ہیں۔

سیکن بالک:

1706ء میں ایک ڈینمارکی پادری سیکن بالک یہاں آئے اور انہوں نے عیسائی کلیسا میں تعمیر کیں۔ انہوں نے کوٹن برگ کی دریافت کردہ چھاپے کی مشین کو یہاں متعارف کیا۔ سب سے پہلی بار ترنگم بادی قلعے میں تاڑ کے پتوں کی تحریروں کو جو ٹمل میں تھیں پھر کی چھپائی کے ذریعہ شائع کر کے

کتابی صورت دی۔ یہی پہلے شخص تھے جنہوں نے ٹمل کی قدیم چیزوں کو کتابی شکل جنمی تھی۔

چئے معلومات حاصل کرتے ہیں:

- ★ تنجا و راجاؤں نے نا گا پٹنم کے شمال میں 40 کلومیٹر کے فاصلہ پر تقریباً 8 کلومیٹر لمبی اور 5 کلومیٹر چوڑی اراضی ڈینی باشندوں کو مستعار (کرا یہ پر) دی تھی۔
- ★ اس کے لئے سالانہ 4000 روپے کرا یہ وصول کیا جاتا رہا۔
- ★ ڈینمارکی حکومت اور ڈینمارکی ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان طے شدہ فیصلہ سونے کے ورق پر نقش کردہ ہے۔
- ★ ڈینی ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1845ء میں ترجم بادی قلعے کو برطانویوں کو فروخت کر دیا۔
- ★ ڈینمارکی اور انگریز اس قلعہ کو وقتاً فوتاً بدل بدل کر استعمال کرتے رہے۔ ترجم بادی دریا کے کنارے تعمیر ہے۔ ڈینی لوگ ترجم بادی سے جس طرح تجارت شروع کی تھی انہی کے نقش قدم پر انگریزوں نے تجارت کی خاطر ٹمنا ڈو کے مقام کا انتخاب کیا۔ ترجم بادی قلعہ ہی کی طرح انگریزوں نے چینی کے ساحل پر سینٹ جارج قلعہ کی تعمیر کی۔

سینٹ جارج کا قلعہ (Fort St. George)

ٹمنا ڈو کا دارالحکومت چینی ہے۔ یہاں 1639ء میں انگریزوں نے سینٹ جارج قلعہ تعمیر کیا۔ گوومندی اور خلیج بنگال کے ملنے کے دہانے پر واقع خطہ اراضی پر سینٹ جارج کا قلعہ تعمیر کیا گیا۔ انگریزی سپہ سالار سرفراں ڈے (Sir Francis Day) کی نگرانی میں سینٹ جارج قلعہ کی تعمیرات شروع ہوئیں۔



سینٹ جارج کا قلعہ

ایسٹ انڈیا کمپنی کی پہلی سند یافتہ تجارت شہر سورت میں شروع ہوئی تھی۔ اس لئے کہ کمپنی گرم ممالوں کی تجارت شروع کی تھی۔ اسے درہ مالاکان (Malaccan Straits) سے قریب ایک بندرگاہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہاں ”مدراس“ نامی ایک شخص کا کیلوں کا باغ تھا۔ اس اراضی کی دفتری کارروائی چندر اگری کے راجہ کے نائب و نگاہداری ناک (Venkatadri Nayak) نے طے کی۔ یہ اراضی خریدی گئی۔ یہاں بندرگاہ اور قلعہ کی تعمیرات شروع ہوئیں۔ جس دن تعمیرات کا کام ختم ہوا وہ سینٹ جارج کا یوم پیدائش تھا۔ اس لئے اس قلعہ کا نام انہی پر رکھا گیا۔

دھپ پ بات

قلعہ اونچی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔

سینٹ جارج کون تھے؟

سینٹ جارج برطانیہ کے ایک سر اہنی مرد خدا تھے۔

یہ قلعہ شمال و جنوب 300 فٹ اور مشرق و مغرب 90 فٹ اراضی پر تعمیر ہے۔ یہ مٹی کی دیواروں سے تعمیر شدہ قلعہ ہے۔ اس کی چاروں سمتوں میں تقریباً ہلال کی شکل والی ایک خندق گھیرا کئے ہوئے ہے۔ اس کے اطراف تقریباً 20 فٹ اونچی احاطہ کی دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ ڈچ اور پُرتگیز یوں کے تجارتی مقابلہ کے جواب میں اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی حکومت طاقت کو روکنے کے لئے انگریزوں کو ایک محفوظ جگہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ یہ قلعہ تعمیر کیا گیا۔ انگریزوں کو اس قلعہ کی جگہ کا عظیہ چینی اپنا نیک نے کیا تھا۔

انگریزوں نے یہ قلعہ تعمیر کر کے بعض تاریخی کارنا مے سرانجام دئے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ٹمنا ڈو حکومت کے سر کاری دفاتر اور سکریٹریٹ کئی سال تک کارفرما رہے۔ 60 سال تک یہاں ٹمنا ڈو اسمبلی قائم رہی۔

برائے یاداشت:

موجودہ سکریٹریٹ کا آغاز اتنا سالئی پر واقع اور مندور باغ میں 13، مارچ 2010ء سے ہوا۔

ہندوستان کے متعدد قلعوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہوتا ہے تو آپ کسی لائبریری سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

غور طلب بات:

یہ قلعے اب کس کی نگرانی میں کس شعبے کے تھت ہیں؟

چلنے معلومات حاصل کرتے ہیں:

- * اس قلعے میں واقع ماداکلیسا میں رابرٹ کلائیوا اور گورنر ایلی ہوئیں کی شادیاں ہوئیں۔
- * قلعہ کے میوزیم میں جنگی اسلحہ جات، قدیم سکے، ملبوسات اور توپیں نمائش کے لئے رکھے گئے ہیں۔
- * اور نگزیب کی فوج کشی سے محفوظ رہنے کے لئے اس قلعہ کو استعمال کیا گیا۔
- * یہاں رابرٹ کلائیوا اور لارڈ ولیزی مقیم تھے۔
- * قلعہ میں واقع قدیم ہوٹل کو منہدم کر کے مشرقی جانب نیا ہوٹل تعمیر کیا گیا ہے۔ یہی بعد میں ٹملناڈو کا سکریٹریٹ قرار پایا۔
- * ہندوستان بھر میں سب سے اوپر جنڈے کا مستول سینٹ جارج قلعہ میں واقع ہے۔

کارروائیاں

استاد کی مدد سے ٹملناڈو میں واقع دیگر تمام قلعوں کی فہرست کمل کیجئے۔

شماری عدد	قلعہ کا نام	جائے وقوع / ضلع	کس نے تعمیر کیا؟

چلنے معلومات حاصل کرتے ہیں:

- (1) سینٹ جارج قلعہ چینی میں شروع کردہ لئے ابیری لائری ہندوستان کی پہلی سانٹیفیک جدید لائری ہے۔
- (2) ہندوستان کا پہلا ہسپتال 1664 میں سینٹ جارج قلعہ میں قائم کیا گیا۔
- (3) سب سے زیادہ قلعوں والا ملک چیکو سلو دا کیہ (2500 سے زیادہ قلعے)۔
- (4) دنیا کا سب سے قدیم مشہور قلعہ - رامنی (چیکو سلو دا کیہ)۔
- (5) دنیا کا سب سے بڑا محل درون قلعہ انگلستان میں واقع و نوسر محل ہے۔

مشقیں

I. خط کشیدہ حصوں کو بھریئے:

- (1) راجہ دیسنگھ نے _____ قلعہ میں زندگی بسر کی۔
- (2) ولیور قلعہ کا نمونہ تیار کرنے والے فنِ تعمیر کے ماہر کا نام _____ ہے۔
- (3) ترجمہ باڈی _____ ضلع میں واقع ہے۔
- (4) چھاپ کی مشین دریافت کرنے والے _____ تھے۔
- (5) سینٹ جارج قلعہ کی جگہ عظیمہ کرنے والے _____ تھے۔

II. موزوں کجھے:

- | | | | |
|-----|--------------------|------------------|---|
| (1) | چھپ کا قلعہ | یورپی طرزِ تعمیر | — |
| (2) | ولیور کا قلعہ | آنداز کون | — |
| (3) | ترجمہ باڈی کا قلعہ | راہبرٹ کلائیو | — |
| (4) | سینٹ جارج کا قلعہ | سپاہی غدر | — |

III. مختصر جواب لکھئے:

- (1) قلعہ سے مراد کیا ہے؟
- (2) قلعوں کی اقسام کیا ہیں؟
- (3) چھپ کا قلعہ میں بننے والے کسی دو مختصر المدت راجاؤں کے نام لکھئے۔
- (4) ولیور کا قلعہ کی خندق کو پانی کہاں سے لایا جاتا تھا؟
- (5) سیکن پالک پر مختصر نوٹ لکھئے۔

IV. تفصیلی جوب لکھئے:

- (1) سینٹ جارج قلعہ میں حکومت کرنے والے برطانوی حکمرانوں کی فہرست بنائیئے۔
- (2) چھپ کا قلعہ اور ولیور کا قلعہ میں مقابل کجھے۔

بہبود کے نتائج

کارروائیاں

- (1) آپ کے گاؤں سے قریب واقع کسی قلعہ کی سیر کیجئے۔ اپنے مشاہدات اپنے استاد اور دوستوں سے کہئے اور تبادلہ خیال کیجئے۔
- (2) اپنی گلی کے لوگوں سے ملاقات کیجئے اور ان سے حاصل کردہ تفصیلات کو درج جدول کیجئے۔

شمارہ	قلعہ کا نام	دیکھنے والوں کی تعداد	کب دیکھا تھا	ان کا اہم مشاہدہ
1	ولیور کا قلعہ			
2	چنجی کا قلعہ			
3	سینٹ جارج کا قلعہ			
4	ترنگم بادی کا قلعہ			

(3) ان سے دریافت کیجئے کہ مذکورہ بالا کے علاوہ انہوں نے کونسے قلعے دیکھے تھے۔

(1) _____

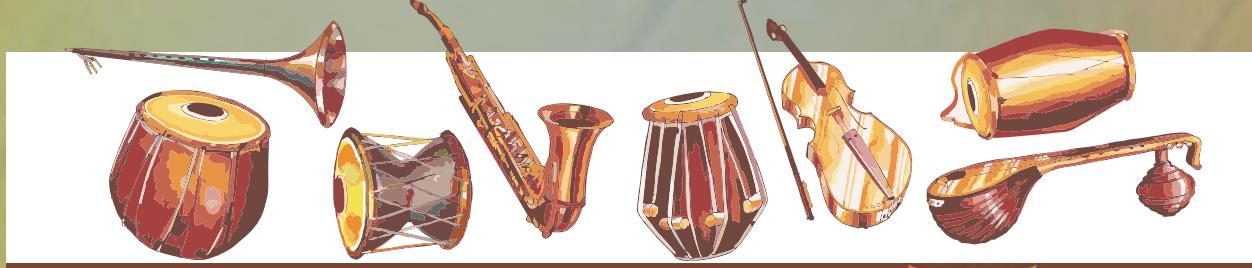
(2) _____

(3) _____

(4) _____

(5) _____

(4) کونسا قلعہ آپ کو بہت پسند آیا؟ کیوں؟ یہ سوال بھی کر کے معلومات حاصل کیجئے۔



ساز چھیڑو کہ دل بہل جائے

4

آپ میں سے کون کون گا سکتے ہیں؟ کیا آپ کلا سکی موسیقی جانتے ہیں؟
آپ میں کتنے سازوں کی موسیقی پسند کرتے ہیں؟
کیا آپ میں سے کوئی کسی موسیقی کے آ لے کو بجا ناسیکھ رہا ہے؟
آپ کا پسندیدہ موسیقی کا آ لہ کونسا ہے؟
آپ میں سے کوئی 4 طلباء آ گے آئیں اور آپ نے جو سیکھا ہے وہ بیان کریں۔

تہمید:

آج ہم موسیقی کے آلات سے متعلق گفتگو کرنے جارہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ موسیقی، زندگی کا ایک حصہ ہے۔ انسانوں، چرندوں، پرندوں، جھرنوں، آبشاروں وغیرہ سے پیدا ہونے والی آوازیں اپنے طور پر سُر اور تال رکھتی ہیں۔ ان کے مطالعہ کی بنیاد پر انسان نے مختلف قسم کے آلات موسیقی ایجاد کئے ہیں اور وہ انہیں چھیڑ کر بہت محظوظ ہوا ہے اور لطف اٹھایا ہے۔ سُنگم ادب میں بہت سے موسیقی آلات کی وضاحت ملتی ہے۔ ہمارے پاس قدیم ترین آلاتِ موسیقی آج بھی موجود ہیں۔ اور ہم جدید موسیقی کے آلات بھی دریافت کر چکے ہیں اور آئندہ بھی دریافت ہوتے رہیں گے۔



آئیے ہم چند موسیقی کے آلات پر نظر ڈالتے ہیں۔

پرائی (Parai) کی کہانی:

قدیم انسان جنگلوں میں بسیرا کرتا تھا۔ وہ کھیتوں میں انماج اگاتا تھا۔ جب جانور اس کا کھیت چڑھتے تھے تو اکثر اوقات وہ انہیں بھگا دیتا تھا اور بعض اوقات وہ انہیں مارڈا تھا۔ وہ ان کی کھال ادھیر کر پھینک دیتا تھا اور ان کا گوشت کھایتا تھا۔ ادھیری ہوئی کھال سوکھ جاتی تھی۔ جب ہوا اس کے تھپٹیرے لگاتی تو وہ ایک آواز پیدا کرتی تھی۔ وہ اس کھال سے ایک طرح کا آله تیار کرتا اور اس کی آوز سے جانوروں کو بھگاتا تھا۔ رفتہ وہ آله ترقی پاتا گیا اور اس کی ترقی یافتہ صورت ”پرائی“ کہلاتی۔ اسے ڈھنڈو را بھی کہا جاسکتا ہے۔



پرائی ایک طبلہ (Drum) ہے، ایک ایسا آله جو ایک مخصوص آواز پیدا کرتا ہے۔ یہ قدیم ٹمبل باشندے کی زندگی کا ایک حصہ ہے۔ پُرانا نورو (Puranaanooru) میں اس آله ”پرائی“ کی 12 قسموں کا ذکر ہے۔ یہ فتنمیں ان کی جسامت، ان کے

استعمالات کے موقع اور ان کی آوازوں کی خصوصیت پر متبدل ہوتی تھی۔ آپ نے ٹمبل والوں کی زمینوں کی 5 قسموں سے متعلق سنا ہوگا۔ ان پانچ قسموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ”پرائی“ اور ایک ”یاڑ“ (Yazh) متصل ہے۔ قدیم دور میں گوئیے (گانے والے) اپنے ”پرائی“ اور اپنے ”یاڑ“ ساتھ رکھتے تھے۔ جب گاتے تھے تو دونوں کا استعمال ایک ساتھ کرتے یا الگ الگ کرتے تھے۔

آپ کی معلومات کے لئے:

یہ گمان کیا جاتا ہے کہ کم عمر آنڈال (Andal) ”سر و پرائی“ (Siruparai) یعنی چھوٹا پرائی استعمال کرتی تھی۔ یہ ساتھ لیجانے میں بہت ہلاک آله ہونے کے باعث وہ اسے ساتھ رکھتی تھی۔ صحیح کے اولین اوقات میں بھگوان کی تعریف میں گائے جانے والے گیتوں میں سرو پرائی کا استعمال ہوتا تھا۔ قدیم ٹمبل راجاؤں کے پیغامات اور اعلانات کو بیان کرتے وقت معلن عام مقامات میں ”پرائی“، ”ڈھنڈو را“ پیٹ کر انہیں بیان کرتا تھا۔

”منگل“، کے معنی مستحسن یا مبارک یا ”سعد“ ہے اور ”وادیا“، کے معنی ہیں آله۔ یہ عموماً جڑواں ہوتے ہیں یعنی دو شخص اس کو ایک ہی سر اور تال پر بجاتے ہیں اور اسی طرح اس کا ساتھ دو طبلے دیتے ہیں جنہیں ٹمل زبان میں ”تحاویل“ (Thavil) کہتے ہیں۔

نادیسورم کی ساخت (Construction of Nadeswaram)

اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔

1- گُٹھل (Kuzhal)

2- تمیرو (Thimiru)

3- آنسو (Anasu)



نادیسورم ایک درخت سے بنتا ہے جسے آچا (Aacha) کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بہت زیادہ ”مقدارِ صوت“ (Volume) اور ”وزر“ (Strength) کی ہنا پر یہ بنیادی طور پر بیرونِ مکاں (Outdoor) آله سمجھا جاتا ہے۔

اس کے پیشگی ماہرین:

1- این - راجارتم پلی (T.N Raja Rathnam Pillai),

سنگیتا کلامدی ترووڑی مژیلی سبر نیا پلی (Sangitha Kalanidhi Thiruvizhi mizhilai

(Subramanya Pillai)

حالیہ ماہرین:

ناماگری پیشی کر شنن، کارنی گور پیچی ارونا چلم، شیخ چتا مولانا، مدوارے چتا تائی۔

تحاویل (Thavil):

یہ جنوبی ہند کا کھوکھلا استوانی شکل کا چڑے دار آله ہے۔ یہ دیہی موسیقی اور کرناٹک موسیقی میں استعمال ہوتا ہے اور خصوصاً نادیسورم کے ساتھ بجا جاتا ہے۔ تھاویل اور نادیسورم دونوں مستحسن موقعوں



پر مندروں، تھواروں اور شادیوں میں ایک ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ تھاول ایک استوانی خول ہے جو پھنس کے درخت سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے ایک مدور سطح پر بکری کا چڑا چڑھایا جاتا ہے اور دوسری طرف بھینیے کا چڑا چڑھاتے ہیں۔ سیدھی جانب کی سطح سیدھے ہاتھ کی کلائی اور انگلیوں سے اور باہمیں جانب کی سطح بائیں ہاتھ میں تیلی (Stick) سے بجاتے ہیں۔ یہ تیلی موتی اور پارس درخت سے لی جاتی ہے۔ بجانے والا عموماً تمام انگلیوں کے پوروں پر دھاتی ٹوپیاں چڑھاتا ہے۔ اس آلے میں مشہور فن کا رٹمنناڈو کے ولایا پتی سُبرامانیم (Valaya pathi subramaniyam) ہیں۔

والکن (Violin):



والکن تاروں (Strings) والا آله ہے۔ معیاری والکن (Standard violin) میں چار تار ہوتے ہیں۔ اس کو ایک کمانی (Bow) سے بجاتے ہیں۔

اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کرناٹک موسیقی، ہندوستانی موسیقی اور مغربی موسیقی غرض ہر موسیقی کے سکولوں سے تعلق رکھنے والا آله ہے۔ چند مشہور فن کار یہ ہیں۔ لال گڈی جیارامن، گنگا گوڈی و نیدھیانا دن، ایم۔ ایس۔ گوپالا کرشن، اور ٹی این۔ کرشن۔

وینا (Veena):

وینا تار والا جو بذریعہ پلگ (Plugs) چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں کرناٹک موسیقی کا ایک اہم ترین آلا ہے۔ یہ قدیم یاڑ کی ایک ترمیمی شکل ہے۔ اس کا حوالہ اخْرِوا و ایدہ میں ملتا ہے۔



ہندو مندروں کے مجسموں، تصویریوں اور نقشوں میں یہ دیکھا جاسکتا ہے۔ ابتدائی وینا ٹیکس ان تصاویر کھ کر بجائے جاتے تھے۔ ایک عظیم موسیقار مُٹو سوامی دکشیدھر (Muthuswamy Dikshidar) نے اسے افچی رکھ کر بجا یا اور بہت مشہور ہوئے۔ ہندو اساطیر (Hindu Mythology) میں اسے افچی رکھ کر بجا یا اور بہت مشہور ہوئے۔ ہندو اساطیر (Hindu Mythology) میں اسے افچی رکھ کر بجا یا اور بہت مشہور ہوئے۔

میں دیوی سرسوتی کو ہمیشہ وینا کے ساتھ ایک سفید بُٹخ پر دکھایا جاتا ہے۔ شیوا کے ہاتھ میں بھی اسے دکھایا جاتا ہے۔ نارده بھی اسے اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور راون بھی وینا کا ماہر بتایا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

وینا بجائے والی کو ”وینیکا“ (Vainika) کہتے ہیں۔

قدیم وینا کی ایک قسم وینا دھنماں (Veena Dhanammal) ہے۔

چند مشہور و معروف وینا کے ودھوان یہ ہیں۔

1۔ وینا بالا چندر

2۔ ای گامیزی

3۔ کیا آپ مزید نام شامل کر سکتے ہیں؟



مردنگ (Miridangam):

مردنگ ایک جنوبی ہند کا آله جس میں چڑھا استعمال ہوتا ہے۔ یہ کرنا لکھ موسیقی کی محفلوں میں لازمی اولین ضرورت ہے۔

ہندو اساطیر میں گنیش اور نندی کو عظیم مردنگ فن کا رقرار دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نندی نے اس وقت مردنگ بجا تھا جب شیوا نے تھانڈ و رقص کیا تھا۔ اسے دیوتاؤں کا آله کہا گیا۔

لفظ ”مردنگ“، دلفظوں کا مرکب ہے۔ مر (Mrid) کے معنی ہیں چکنی مٹی اور ”نگ“ کے معنی ہیں ”جسم“۔ پہلے مردنگ چکنی مٹی سے بنتے تھے۔ آگے چل کر وہ لکڑی سے اور بالخصوص پھنس کی لکڑے کے خول سے بننے لگے۔

مردنگ کے مشہور فن کا رہیں:



پکنی سبر اینیم پلی، پال گھاٹ مئی، پال گھاٹ رگھو، امیال پورم کے۔ سوارا من۔

جلتر نگ

یہ ایک قدیم آله ہے۔ اس میں پانی کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام جلت نگ رکھا گیا ہے۔

مختلف شکل کے برتوں میں پانی بھر کر بانس کی تیلیوں کی مدد سے برتوں پر مارنے سے احتراز پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح سریلی آواز پیدا ہوتی ہے۔ چلتے ہم بھی جلت نگ کے ساز سے لطف اٹھائیں۔

بھی ہے

چند مختلف آلاتِ موسیقی:

چڑروینا جلترنگ

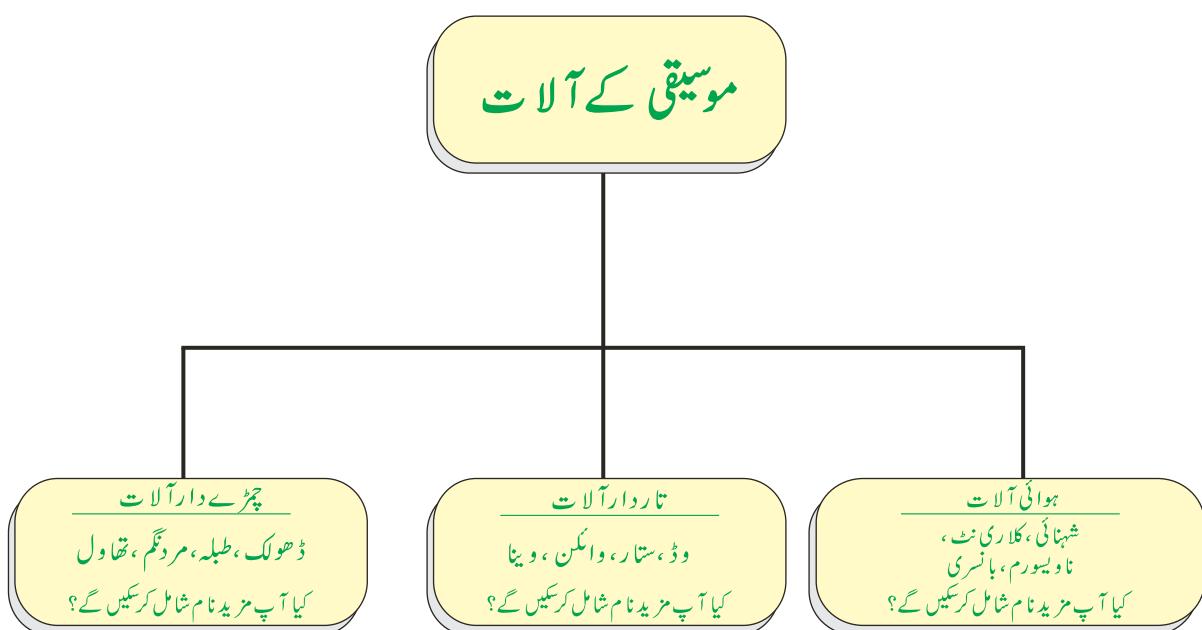
بعض موسیقار اور ان کے موسیقی آلات:

آپ ان آلات کو کن سے منسوب کریں گے۔ انہیں موزوں کرنے کی کوشش کیجئے۔

- | | |
|-------------------------|---------|
| 1- شوانی | مینڈولن |
| 2- لال گڈی جی - جیارامن | شہنائی |
| 3- یو - سرینواس | سنثور |
| 4- بسم اللہ خان | طلبه |

کیوں نہ ہم موسیقی کے آلات کی تقسیم بندی کریں؟ ہم ہوائی، تاروائے،
چڑے دار موسیقی آلات رکھتے ہیں۔

موسیقی کے آلات



مشقیں

- I. غیر مناسب الفاظ پر دائرہ بنائیے:
1. نادر سرم (شہنائی)، پرائی، اڑو کائی، ارمی
 2. بانسری، نادر سرم، یاڑی
 3. وینا، پرائی، مردگم
 4. شیخ، چتا مولانا، وینا دتمال، ٹی - یہ راجا تھنم
- II. آلات کے نیچے ان کے درست نام خالی جگہوں پر لکھئے: (نقشے آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں)
- (نام قوسین میں ہیں)

2	1	موسیقی کے آلات
		چڑے دار آلات
		ہوائی آلات
		تار دار آلات

III. غور کجھے اور جواب دیجھے:

1. موسیقی سے کیا مراد ہے؟
2. آواز سے کیا مراد ہے؟
3. چڑے دار آله سے کیا مراد ہے؟
4. دو تار دار آلات کے نام بتائیے:
5. ہوائی دار آله سے کیا مراد ہے؟
6. سریلی موسیقی آلات کے کہتے ہیں؟

ہمہ دنیا

موسيقی کے آلات



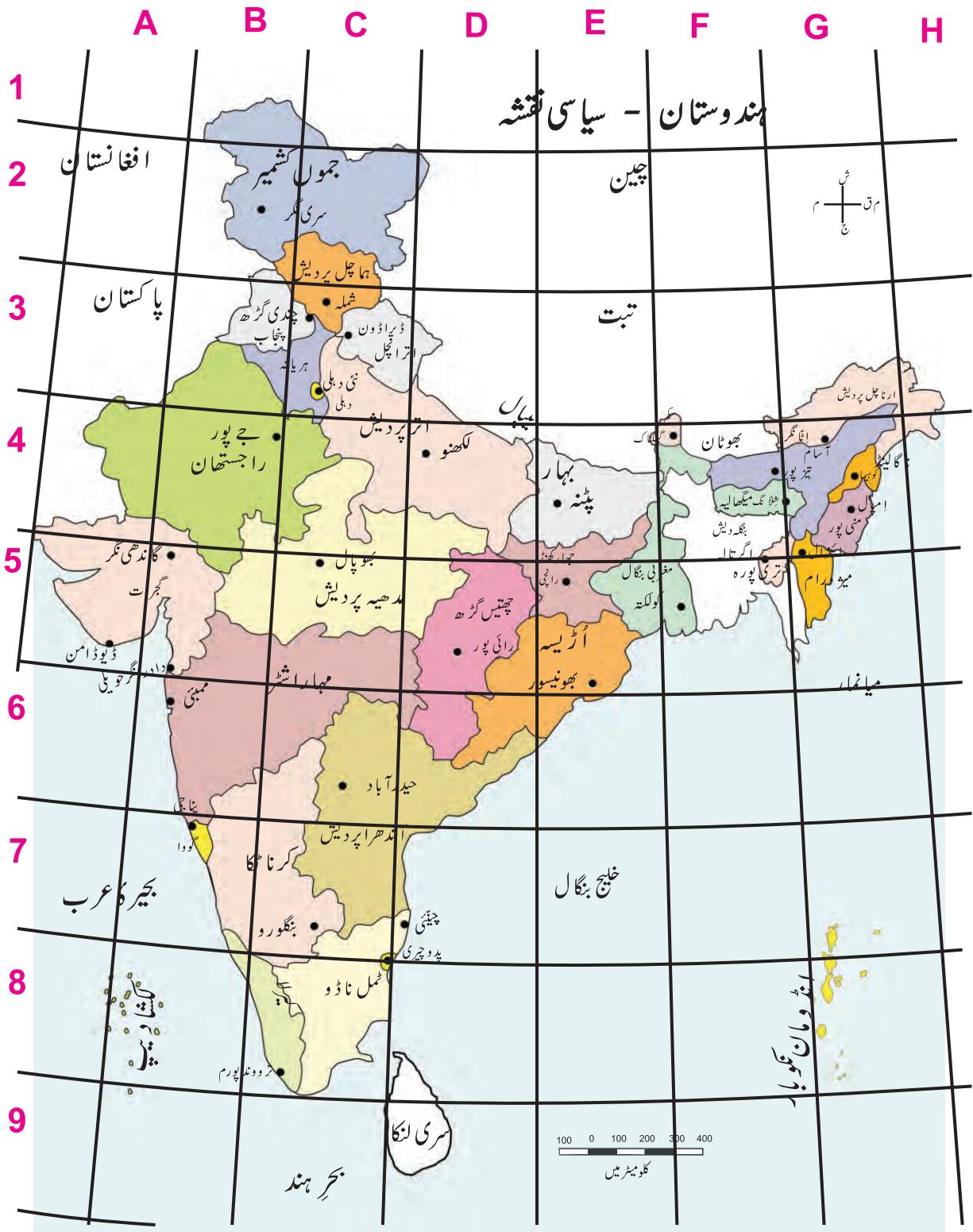
۱۷۔ ذیل میں ۵ موسیقی آلوں کے نام گرد (Grid) میں دئے گئے ہیں۔ انہیں شاخصت کر کے لکھئے

QFLUTEXYR	_____	CLARINETV	_____
TAVILONMM	_____	TUVSITARP	_____
SPIANOTYK	_____		

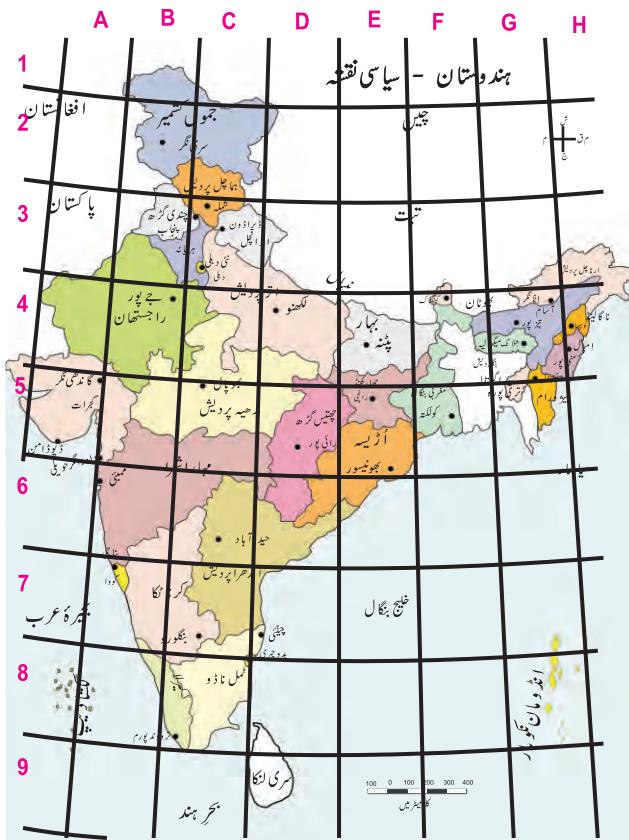
۷۔ فہرست بنا کر لطف اٹھائیں:

- ۱۔ بھجن کے جلسہ میں استعمال شدہ موسیقی آلات کی فہرست بنائیے۔
- ۲۔ سریلی موسیقی جلسہ میں استعمال شدہ موسیقی آلات کی فہرست بنائیے۔
- ۳۔ ولو پاؤ (کمانی تار) کے جلسہ میں استعمال شدہ موسیقی آلات کی فہرست بنائیے۔
- ۴۔ دیہی کر گاٹم کے جلسہ میں استعمال شدہ موسیقی آلات کی فہرست بنائیے۔
- ۵۔ آپ کے جانے پہچانے بعض مغربی موسیقی آلات کی فہرست بنائیے۔

اس صفحہ پر موجود سیاسی نقشے کا نقل صفحہ پر موجود خانوں کے اندر اتریئے۔

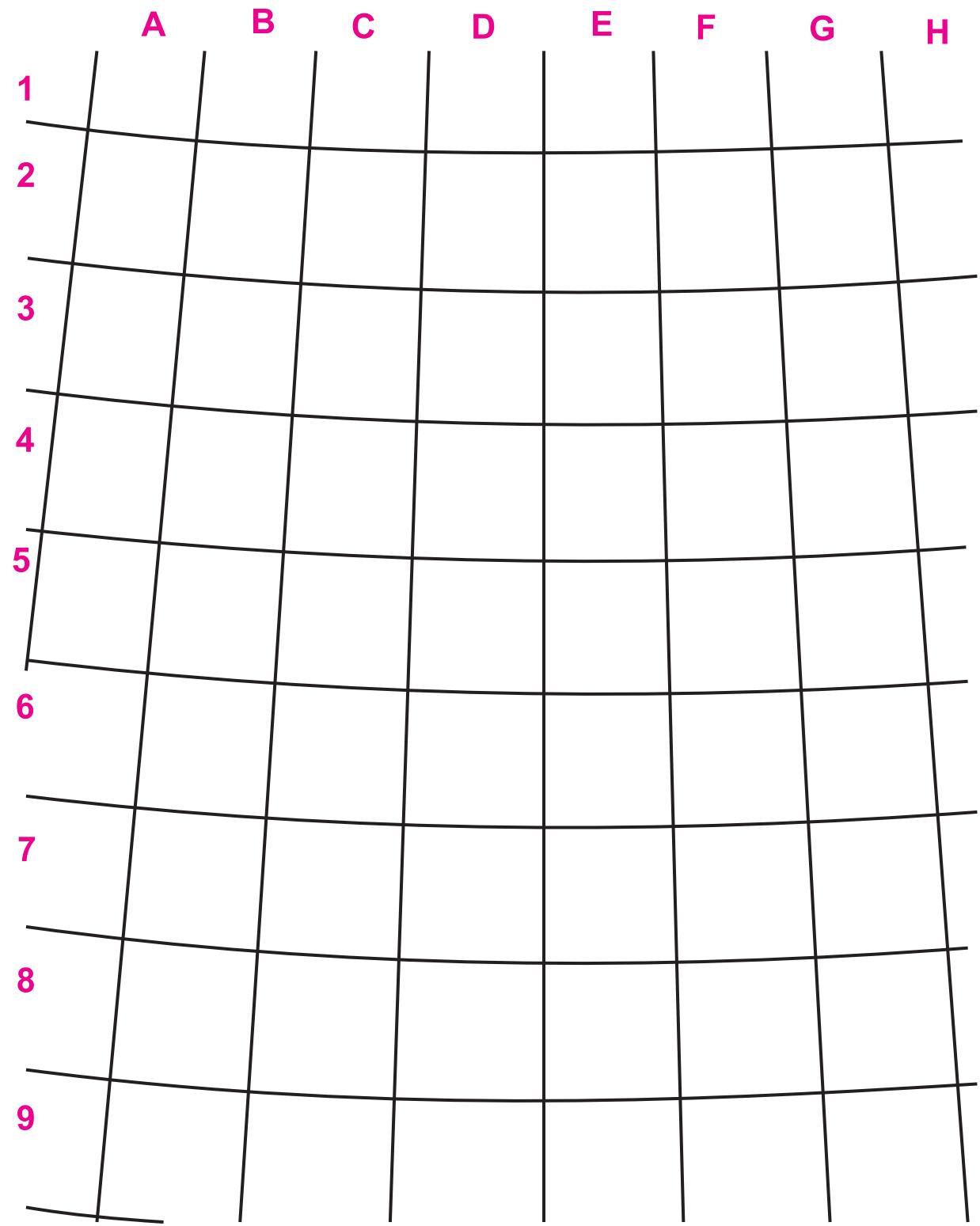


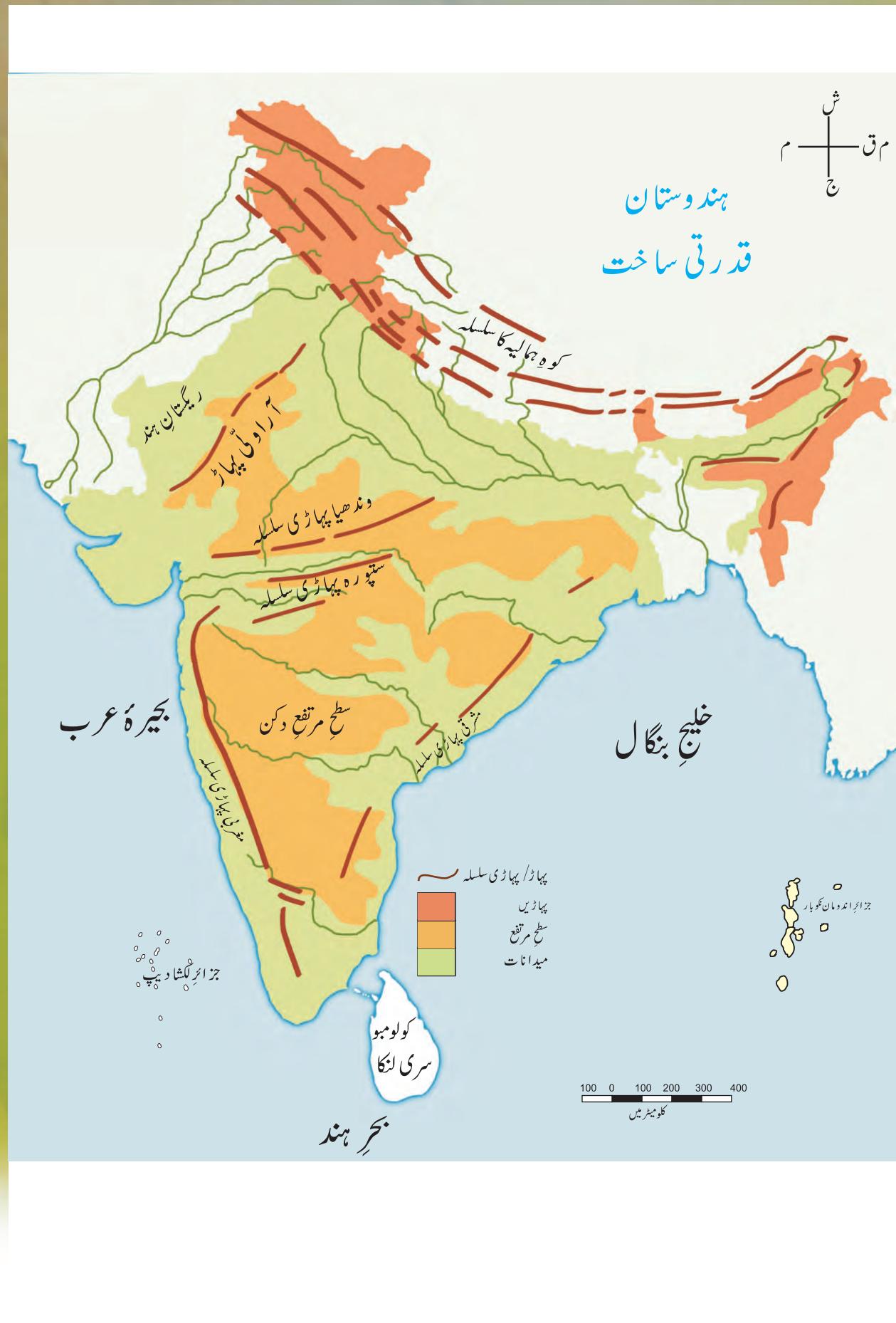
آپ کا نقل کیا ہوا نقشہ اس طرح ہو گا



کیا ہم اب ذیل کا مشق کریں۔

1. A-3 میں واقع پڑوسی ملک کا نام _____
2. C-8 میں واقع دوریا ستوں کے نام _____
3. C-3 میں واقع مرکزی حکومت کا علاقہ _____
4. G-5 میں واقع دارالحکومت کا نام _____
5. وہ خانہ جہاں ریاست بھار واقع ہے _____
6. وہ خانہ جہاں ہمارے ملک کا دارالحکومت واقع ہے _____
7. G-7, 8, 9 میں واقع جزیرے کا نام _____
8. وہ خانہ جہاں سریلنکا واقع ہے _____
9. شمالی جانب ہمارے ملک آغاز ہونے والا خانہ _____
10. ہمارے ملک کا جنوبی حصہ ختم ہونے والا خانہ _____





‘میں کر سکتا ہوں، میں نے کیا،

(‘I can I did’)

طالب علم کی سرگرمیوں کا رکارڈ

مادہ:

ملاحظات	سرگرمیاں	سبق کا نام	سبق نمبر	تاریخ	فہrst